114662 ـ خاوند اللہ پر سب و شتم كرتا ہے كيا اس سے طلاق حاصل كر لے

سوال

ميں ايك اٹھائيس برس كے مسلمان نوجوان سے شادى شدہ ہوں ہمارى شادى كو تقريبا ايك برس اور دو ماہ ہوئے ہيں، ميرے خاوند كا ماضى بہت برا تھا، ليكن اس كے باوجود اس نے ميرے والدين سے ميرا رشتہ طلب كيا اور مجھ سے شادى كرنا چاہى كيونكہ وہ استقرار چاہتا تھا اور اپنى زندگى ميں تبديلى چاہتا اور ان سب عورتوں كو بھول جانا چاہتا تھا جنہيں وہ ماضى ميں جانتا تھا.
ہم نے شادى كر لى اور وہ ہميشہ (اللہ معاف كرے) اللہ پر سب و شتم كرتا تو ميں بہت زيادہ ناراض ہوتى اور اسے نصيحت بھى كرتى، ميرا خاوند گھر كى ذمہ دارياں نہيں سمجھتا اور نہ ہى بيوى كے حقوق اب تو ہمارى ايك ماہ كى بچى بھى ہے اسے ديكھنے سے بھى مجھے محروم كر ديا ہے.
آپ جان ليں كہ ميں نے اس كے ساتھ كوئى غلطى اور قصور والا كام نہيں كيا، الحمد للہ وہ بھى سب كے سامنے اس كا اعتراف كرتا ہے، اور سب مجھے جانتے بھى ہيں كہ ميں اللہ كا بہت زيادہ ڈر ركھنے والى ہوں اور خاوند سے محبت كرتى ہوں اور ہميشہ اس كى ہدايت كى دعا كرتى رہتى ہوں.
ليكن اب ميں طلاق كا سوچ رہى ہوں ميں پہلے بھى سوچا ليكن صبر و تحمل سے كام ليتى رہى حتى كہ مجھ پر انكشاف ہوا كہ وہ خائن اور جھوٹا ہے اسے اللہ كا ڈر نہيں اور مجھے شك ہے كہ اس كى زندگى ميں كوئى اور بھى ہے، برائے مہربانى مجھے كوئى نصيحت كريں، آپ كا شكريہ.

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اگر آپ كا خاوند اللہ عزوجل پر سب و شتم كرتا يا پھر نماز ادا نہيں كرتا تو آپ كے ليے اس كے ساتھ رہنے ميں كوئى خير نہيں، جب تك وہ سچى اور پكى توبہ كر كے اپنے اعمال صحيح نہ كر لے، كيونكہ علماء كرام كے اجماع كے مطابق اللہ سبحانہ و تعالى پر سب و شتم كفر اور اسلام سے ارتداد ہے، اور علماء كرام كے راجح قول كے مطابق سستى اور كاہلى سے نماز ترك كرنا كفر ہے اور اتداد ہے.

خاوند اگر ارتداد والا كام كرے يا كوئى ايسى بات كہے جس سے اسلام سے خارج ہو جائے اور بيوى كى عدت گزرنے تك توبہ نہ كرے تو بيوى اس سے بائن ہو جائيگى، اور اگر وہ توبہ كر لے تو نئے نكاح سے ہى حلال ہوگى، اور حيض والى عورت كى عدت تين حيض ہے يا جسے حيض نہيں آتا وہ تين ماہ عدت گزارے گى.

اللہ محفوظ رکھے جب عدت گزرنے سے قبل وہ مرتد ہو کر اسلام میں واپس ہو جائے تو راجح قول کے مطابق زوجیت باقی ہے ۔ اور توبہ کرنے سے قبل وہ بیوی کے قریب نہیں جا سکتا ۔ لیکن جس کی حالت یہ ہو اس کے ساتھ باقی رہنے میں کوئی خیر نہیں، کیونکہ وہ اپنے پروردگار کا خائن ہے، وہ نہ تو اپنی بیوی اور نہ ہی اولاد کے لیے امین ہو سکتا ہے، اور اس طرح کا شخص اپنی اولاد کی تربیت و پرورش بھی حق پر نہیں کر سکتا.

مزید آپ سوال نمبر (103082) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اگر بیوی بغیر کسی عذر اور سبب کے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے تو یہ حرام ہے.

اور اگر عذر کی بنا پر ہو جیسا کہ آپ کی حالت ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں، بلکہ آپ کے لیے لازم ہے کہ اگر خاوند ارتداد کے کاموں پر اصرار کرتا ہے تو آپ اس سے علیحدگی کی کوشش کریں.

مزید آپ سوال نمبر (82439) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

ہم آپ کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اس کو نصیحت کرنے اور اس کی راہنمائی اور اس کی توبہ کی حرص رکھیں تا کہ خاندان بکھرنے سے محفوظ رہے، اگر توبہ کر لے تو الحمد للہ اور اگر وہ اس پر اصرار کرے جو کر رہا ہے تو ہم امید کرتے ہیں کہ اللہ تعالی آپ کو اس کے عوض کوئی بہتر دے گا.

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور اگر وہ دونوں علیحدہ ہو جائیں تو اللہ تعالی اپنی وسعت سے دونوں کو غنی کر دیگا اور اللہ تعالی وسعت والا حکمت والا ہے النساء (130).

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کے حالات کی اصلاح فرمائے اور آپ کی مشکلات کو دور کرے اور آپ کی پریشانی ختم کرے.

واللہ اعلم .